احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 30- مئی 2001ء

روزنامہ

CPL 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

PH: 0092 4524 213029

بدھ 30 - مئی 2001ء 6 ربیع الاول 1422 ہجری 30 ہجرت 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 119

مجسم سچائی

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ میں جو کچھ آپ سے سنتا ہوں اسے لکھ لوں- فرمایا ہاں میں نے پوچھا خوشی اور غصہ دونوں حالتوں میں لکھ لیا کروں- فرمایا ہاں کیونکہ میں حق کے سوا اور کچھ نہیں کہتا- (مسند احمد جلد 2 ص 207 حدیث 6635)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

صادق سے صرف یہی مراد نہیں کہ انسان زبان سے جھوٹ نہ بولے- یہ بات تو بہت سے ہندوؤں اور دہریوں میں بھی ہو سکتی ہے' بلکہ صادق سے مراد وہ شخص ہے جس کی ہر بات صداقت اور راستی ہونے کے علاوہ اس کے ہر حرکات و سکنات وقول سب صدق سے بھرے ہوئے ہوں- گویا یہ کہو کہ اس کا وجود ہی صدق ہو گیا ہو- اور اس کے اس صدق پر بہت سے تائیدی نشان اور آسمانی خوارق گواہ ہوں- چونکہ صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے اس لئے جو شخص ایسے آدمی کے پاس جو حرکات وسکنات' افعال واقوال میں خدائی نمونہ اپنے اندر رکھتا ہے- صحت نیت اور پاک ارادہ اور مستقیم جستجو سے ایک مدت تک رہے گا' تو یقین کامل ہے کہ اگر وہ دہریہ بھی ہو تو آخر خدا تعالیٰ کے وجود پر ایمان لے آئے گا' کیونکہ صادق کا وجود خدا نما وجود ہوتا ہے-

انسان اصل میں اُنْسَانِ سے ہے- یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے- ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا اُنس انسان سے- چونکہ انسان کو تو اپنے قریب پاتا اور دیکھتا ہے اور اپنی بنی نوع کی وجہ سے اس سے جھٹ پٹ متاثر ہو جاتا ہے- اس لئے کامل انسان کی صحبت اور صادق کی معیت اسے وہ نور عطا کرتی ہے- جس سے خدا کو دیکھ لیتا ہے اور گناہوں سے بچ جاتا ہے-

انسان کے دراصل دو وجود ہوتے ہیں- ایک وجود تو وہ ہے جو ماں کے پیٹ میں تیار ہوتا ہے اور جسے ہم تم سب دیکھتے ہیں- جسے لے کر وہ باہر آ جاتا ہے اور یہ وجود بلا کسی فرق کے سب کو ملتا ہے' لیکن ایک اور وجود بھی انسان کو دیا جاتا ہے- جو صادق کی صحبت میں تیار ہوتا ہے- یہ وجود بظاہر ایسا نہیں ہوتا کہ ہم اسے چھو کر یا ٹٹول کر دیکھ لیں' مگر وہ ایسا وجود ہوتا ہے کہ اس وجود پر ایک قسم کی موت وارد ہو جاتی ہے- وہ خیالات' وہ افعال اور حرکات جو اس سے پہلے صادر ہوتے تھے- یا دل میں گزرتے تھے- یہ ان سے بالکل الگ ہو جاتا ہے اور شبہات سے جو اس کے دل کو تاریک کئے رہتے تھے' ان سے اس کو نجات مل جاتی ہے اور یہی وجود حقیقی نجات ہوتی ہے- جو سچی پاکیزگی کے بعد ملتا ہے' کیونکہ جب تک شبہات سے نجات نہیں- اس کو تاریکی سے نجات نہیں اور سچی پاکیزگی اسے میسر نہیں اور وہ خدا کو دیکھ نہیں سکتا- اس کی عظمت وہیبت کا اس کے دل پر اثر نہیں ہو سکتا اور سچ تو یہ ہے کہ خدا کو دیکھ نہیں سکتا اور جو شخص اس دنیا میں خدا کے دیکھنے سے بے نصیب ہے وہ قیامت کو بھی محروم ہی ہو گا- جیسے خدا نے خود فرمایا- من کان فی ھذہ اعمٰی (-) اس سے یہ مراد تو نہیں ہو سکتی کہ جو اس دنیا میں اندھے ہیں' وہ قیامت کو بھی اندھے ہی ہوں گے' بلکہ اس کا مفہوم یہی ہے کہ خدا کو ڈھونڈنے والوں کے دل نشانات سے ایسے منور کیے جاتے ہیں کہ وہ خدا کو دیکھ لیتے ہیں اور اس کی عظمت و جبروت کا مشاہدہ کرتے ہیں- یہاں تک کہ دنیا کی ساری عظمتیں اور بزرگیاں ان کی نگاہ میں ہیچ ہو جاتی ہیں اور اگر خدا کو دیکھنے کی آنکھیں اور اس کے دریافت کرنے کے حواس سے اس دنیا میں اس کو حصہ نہیں ملا تو اس دوسرے عالم میں بھی نہیں دیکھ سکے گا-

(ملفوظات جلد دوم ص 5)

محترم مولانا عبدالسلام طاہر صاحب رحلت فرما گئے

احباب جماعت کو نہایت افسوس اور دکھ کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ معروف مربی سلسلہ اور پروفیسر جامعہ احمدیہ محترم مولانا عبدالسلام طاہر صاحب مورخہ 28 مئی 2001ء صبح سوا نو بجے شیخ زید ہسپتال لاہور میں اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے- آپ کی عمر 57 سال تھی-

محترم مولانا عبدالسلام طاہر صاحب 30 مئی 1944ء کو پھیروچیچی ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے آپ کے والد کا نام محترم احمد علی صاحب تھا- آپ کے دادا کا نام محترم نتھو صاحب تھا جو رفیق حضرت مسیح موعود تھے- آپ کے تایا محترم اکبر علی صاحب بھی رفیق حضرت مسیح موعود تھے- آپ کے آباؤ اجداد کا تعلق پھیروچیچی (بھارت) سے تھا جو پاکستان بننے کے بعد کنری سندھ میں آباد ہوئے-

وقف زندگی اور خدمات سلسلہ آپ نے 25 مئی 1960ء کو اپنی زندگی وقف کی اور جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے آپ نے 2 مئی 1971ء کو شاہد پاس کیا آپ کی پہلی تقرری بطور مربی سلسلہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ میں ہوئی- بعدازاں آپ کو لاڑکانہ' کراچی' سمبڑیال' لاہور اور راولپنڈی میں خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق ملی- 16 مئی 1993ء کو جامعہ احمدیہ میں آپ کا تقرر بطور استاد ہوا آپ کو جامعہ احمدیہ میں تفسیر القرآن پڑھانے کی ذمہ داری سپرد کی گئی-

آپ ایک بہترین مقرر تھے نہایت خوش الحانی سے تلاوت کیا کرتے تھے- جلسہ سالانہ 1981ء 1982ء اور 1983ء میں آپ کو تقاریر کرنے کی سعادت نصیب ہوئی-

M.T.A پر آپ کے متعدد درس حدیث نشر ہو چکے ہیں- 1995ء میں بطور نمائندہ مجلس انصار اللہ پاکستان جلسہ سالانہ U.K میں شرکت کی توفیق ملی- مجلس انصار اللہ پاکستان کی عاملہ میں بطور قائد تعلیم القرآن خدمات دینیہ کی توفیق ملی-

پسماندگان آپ نے اہلیہ محترمہ امۃ القیوم صاحبہ بنت محترم عطاء اللہ صاحب درویش کے علاوہ چار بیٹے

باقی صفحہ 8 پر

رپورٹ: وسیم احمد ظفر صاحب مربی انچارج برازیل

جماعت احمدیہ برازیل کا

آٹھواں جلسہ سالانہ

خدا تعالیٰ کا بے حد فضل اور احسان ہے کہ جماعت احمدیہ برازیل نے مورخہ 13-14 جنوری 2001ء کو آٹھواں جلسہ سالانہ کامیابی کے ساتھ منعقد کرنے کی توفیق پائی۔ جماعت احمدیہ برازیل میں جلسہ سالانہ کا آغاز 1994ء میں ہوا تھا جب خاکسار (وسیم احمد ظفر) یہاں بحیثیت مربی انچارج آیا تھا تب سے بغیر کسی وقفہ کے ہر سال یہ جلسہ منعقد کیا جاتا ہے۔

امسال نئی صدی کے پہلے تاریخی جلسہ سالانہ کی اہمیت کے پیش نظر غیر معمولی طور پر جذبہ اور جوش تھا۔ کچھ مشکلات اور پریشانیوں کا بھی سامنا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اپنا بے حد فضل فرمایا۔ قبل ازیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں بھی دعا کے لئے لکھا تھا چنانچہ جواباً حضور پرنور نے فرمایا۔

”اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ برازیل کے جلسہ سالانہ میں غیر معمولی برکت ڈالے اور زیادہ سے زیادہ احباب جماعت کو اس میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے“

چنانچہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے ان دعاؤں کو سنا اور غیر معمولی برکت ڈالی۔ پہلی بار یہاں Petropolis کے میئر کو جلسہ سالانہ میں شرکت کی دعوت دی گئی اس پر انہوں نے بذریعہ تار شکریہ کے ساتھ جواب دیا۔ انہوں نے خود شرکت کرنے سے معذرت کی تاہم نیک جذبات کا پیغام بھیجا۔

اسی طرح ایک لوکل ٹیلی ویژن چینل Canal-14 نے بھی خصوصی طور پر میرا انٹرویو ریکارڈ کیا اور ہفتہ مورخہ 13-1-2001 کی شام کی خبروں میں یہ انٹرویو نشر کیا۔ اس انٹرویو میں خاکسار نے جلسہ سالانہ کی اہمیت بیان کرنے کے علاوہ جماعت احمدیہ کا تعارف بھی کروایا تھا۔

ہمیشہ اخبارات سے بھی رابطہ کیا جاتا ہے چنانچہ مختلف اخبارات میں انٹرویوز دیئے اور جماعت احمدیہ کا تعارف کروانے کے علاوہ جلسہ سالانہ کا مقصد اور اہمیت بھی واضح کی گئی اس ناطے ”دو اخبارات“ نے جلسہ سالانہ کی بہت اچھی اور نمایاں خبریں شائع کیں اور جماعت کا بھی تفصیل سے تعارف کروایا۔ ان دونوں اخباروں نے جلسہ سالانہ کے بعد بھی تصاویر کے ساتھ جلسہ سالانہ کی کارروائی کی خبر دی۔

گو کہ ٹیلی ویژن انٹرویو اور اخباری خبروں کے ذریعہ اس جلسہ سالانہ میں سب کو دعوت عام تھی تاہم ایک سپیشل دعوت نامہ تیار کر کے بھی کم و بیش 400 افراد تک پہنچایا گیا۔ برازیل کے مختلف شہروں میں 40 کے قریب اسلامک سنٹرز ہیں ان سب کو بھی یہ دعوت نامہ لٹریچر کے ساتھ بھجوایا گیا تھا۔ بہت سے افراد کو دستی دعوت نامہ دیا گیا اور اس طرح ذاتی روابط کے ذریعہ بھی پیغام حق پہنچانے کی توفیق ملی۔

جلسہ سالانہ کا باقاعدہ آغاز بروز ہفتہ مورخہ 13-1-2001 خاکسار وسیم احمد ظفر مربی انچارج کی زیر صدارت شروع ہوا تلاوت قرآن کریم عزیزم ندیم احمد طاہر نے کی جس کے بعد خاکسار نے جلسہ سالانہ کی اہمیت کے موضوع پر افتتاحی خطاب کیا۔ جس کے بعد مکرم سید محمود احمد صاحب نائب صدر جماعت نے بھی تقریر کی اور علمی معلومات دینے کے علاوہ نصائح کیں۔ اس کے بعد چند دلچسپ مقابلہ جات کروائے گئے۔ ان میں ”عام دینی معلومات“۔ ”مشاہدہ معائنہ“ ”اشاروں کی زبان“ اور ”میوزیکل چیئرز“ کے دلچسپ مقابلہ جات شامل ہیں اول۔ دوئم آنے والوں کو انعامات دیئے گئے۔ اس پہلے اجلاس میں حاضرین کی تعداد 15 تھی۔

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن بروز اتوار مورخہ 14-1-2001 اختتامی اجلاس بہت رونق اور کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا جس میں 60 سے زائد افراد نے شرکت کی بھاری تعداد مقامی عیسائی افراد کی تھی اس سال جو موضوع تھا ”دین حق اور دیگر مذاہب“ مقرر کیا گیا تھا ہمیشہ کی طرح امسال بھی دیگر مذاہب کے نمائندگان کو دعوت دی گئی چنانچہ ایک کیتھولک چرچ کے پادری Mr. Vonley Berken Brock نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ شرکت کی۔ جلسہ کا باقاعدہ آغاز خاکسار کی صدارت میں تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا جو مکرم سید محمود احمد صاحب نے کی اور ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزم ندیم احمد طاہر اور اعجاز احمد ظفر نے نظمیں پڑھیں اور حضرت اقدس مسیح موعود کے اقتباسات پڑھ کر سنائے۔

خاکسار نے اپنی تقریر ”دین حق اور دیگر مذاہب“ میں ان پیشگوئیوں کا ذکر کیا جو بائبل اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق موجود ہیں۔ خاکسار کے بعد مکرم عبدالرشید صاحب جنرل سیکرٹری نے تقریر کی جن کا موضوع تھا کہ ”میں نے یہ مذہب کیوں اختیار کیا؟“ انہوں نے بالخصوص ذکر کیا کہ قرآن تمام مذاہب کی عزت کرتا ہے اور عورتوں کو حقوق اور عزت کا مقام دیتا ہے ان کی تقریر کے بعد مہمان خصوصی جناب پادری Mr. Vonley Berken Brock نے خطاب کیا اور اس بھائی چارہ کی فضاء کو سراہا اور جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ ان کو شرکت کی دعوت دی گئی۔

اختتامی تقریر مکرم سید محمود احمد صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ برازیل نے کی آپ کی تقریر کا موضوع ”Genetic Engineering“ تھا آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی روشنی میں اس موضوع کو خوبصورتی کے ساتھ پیش کیا۔

آپ کی تقریر کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا جو کم و بیش ایک گھنٹہ تک جاری رہا پھر مجبوراً وقت کی کمی کی وجہ سے بند کرنا پڑا لوگوں نے دل کھول کر سوالات کئے جن کا شافی جواب دیا گیا۔

اس کے بعد خاکسار وسیم احمد ظفر نے انعامات تقسیم کئے اور اپنے معزز مہمان پادری صاحب کی خدمت میں قرآن کریم کے پرتگیزی زبان کا تحفہ پیش کیا۔ جس کے بعد خاکسار نے اختتامی دعا کروائی اور یوں یہ جلسہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

اس یادگار اور تاریخی موقع پر سب حاضرین کو مختلف کتب کا سیٹ بھی بطور تحفہ پیش کیا گیا۔

اس موقع پر تراجم قرآن کریم۔ دیگر اہم لٹریچر۔ مختلف چارٹز۔ بینرز اور فوٹوز کی نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا تھا جو مکرم عبدالرشید صاحب جنرل سیکرٹری نے بڑی محنت کے ساتھ تیار کی تھی۔

آخر میں تمام حاضرین کے لئے دوپہر کے کھانے کا انتظام تھا جو مکرمہ انیلہ ظفر صاحبہ اور مکرمہ طاہرہ ثمینہ گارسیا صاحبہ نے انتھک محنت کے ساتھ تیار کیا تھا۔ بہت سے افراد کے لئے پاکستانی کھانا کھانے کا پہلا موقع تھا انہوں نے کھانے کو بہت پسند کیا۔

الغرض یہ جلسہ سالانہ ہر لحاظ سے کامیاب گزرا اور بہت سی برکتوں کا وارث بنا۔ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے انتھک محنت کر کے اس کو کامیاب بنایا۔ اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بہترین اثرات مرتب فرمائے اور بہتوں کے لئے ہدایت کا موجب بنائے اور جماعت احمدیہ برازیل کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی دیتا چلا جائے (آمین)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

ہفتہ 2 جون 2001ء

12-25 a.m	لقاء مع العرب نمبر 278
1-25 a.m	تقریر: محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب
1-55 a.m	دستاویزی پروگرام
2-20 a.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
3-20 a.m	مختلف پروگرام
3-50 a.m	مجلس عرفان
5-05 a.m	تلاوت۔ خبریں
5-40 a.m	چلڈرنز کارنر
6-10 a.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
7-20 a.m	لقاء مع العرب نمبر 278
8-25 a.m	اردو کلاس نمبر 180
9-10 a.m	کمپیوٹر سب کے لئے
9-55 a.m	مجلس عرفان
11-05 a.m	تلاوت۔ درس حدیث۔ خبریں
11-50 a.m	چلڈرنز کلاس
12-40 p.m	ایم ٹی اے ماریشس
1-25 p.m	دستاویزی پروگرام
1-55 p.m	لقاء مع العرب نمبر 278
3-00 p.m	اردو کلاس نمبر 180
3-55 p.m	انڈونیشین سروس
5-05 p.m	تلاوت۔ خبریں
5-35 p.m	کمپیوٹر سب کے لئے
6-10 p.m	جرمن ملاقات
7-10 p.m	بنگالی سروس
8-10 p.m	کوئز: انوار العلوم
8-55p.m	چلڈرنز کلاس
9-55 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت۔ درس حدیث
11-20 p.m	اردو کلاس نمبر 181

اتوار 3 جون 2001ء

12-35 a.m	لقاء مع العرب نمبر 279ء
1-35 a.m	عربی پروگرام: تفسیر کبیر سے چند اقتباسات
2-15 a.m	چلڈرنز کلاس
3-10 a.m	واقفین نو پروگرام
3-45 a.m	جرمن ملاقات
5-05 a.m	تلاوت۔ خبریں
5-40 a.m	کوئز: خطبات امام
5-55 a.m	لقاء مع العرب نمبر 279
7-00 a.m	کینیڈین پروگرام
8-00 a.m	اردو کلاس نمبر 181
9-00 a.m	سیرت النبی
10-00 a.m	چلڈرنز کلاس
11-00 a.m	تلاوت۔ خبریں
12-20 p.m	جرمن ملاقات
1-20 p.m	چائنیز پروگرام
1-40 p.m	لقاء مع العرب نمبر 279
2-55 p.m	اردو کلاس نمبر 181
3-55 p.m	انڈونیشین سروس
5-05 p.m	تلاوت۔ خبریں
5-40 p.m	چائنیز سیکھئے
6-15 p.m	ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات
7-10 p.m	بنگالی سروس
8-10 p.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
9-25 p.m	چلڈرنز کلاس
9-55 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت
11-15 p.m	اردو کلاس نمبر 182

●●●●●●●●●●●●

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد) مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے۔ سالانہ 900 روپے

سلیم شاہجہانپوری صاحب

پیلی بھیت (یو۔پی، انڈیا) کا ایک معزز احمدی خاندان

ڈپٹی امیر علی صاحب جنہوں نے اپنی بیٹی کی شادی حافظ سید علی میاں سے محض ان کی علمی صلاحیتوں کو بھانپتے ہوئے کر دی تھی۔ شاہجہانپوری تھے جن کی بہت سی جائیداد پیلی بھیت میں بھی تھی جس کی دیکھ بھال کی خاطر وہ پیلی بھیت میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ ان کے تین بیٹے تھے۔ جب ڈپٹی صاحب کے انتقال کے بعد جائیداد تقسیم ہوئی تو ڈپٹی صاحب کے صاحبزادے خان بہادر مولوی عبدالحق نے پیلی بھیت والی جائداد حاصل کی اور وہیں سکونت پذیر ہو گئے۔ ان کو حسن کارکردگی پر گورنمنٹ کی طرف سے تمغہ قیصر ہند (گولڈ میڈل) دیا گیا تھا۔ یہ تینوں بھائیوں میں دوسرے نمبر پر تھے۔ یہ جید عالم تھے علاوہ ازیں انتہائی دیندار مخیر اور مسلمانوں کی آن پر مر مٹنے والے ایک غیر تمند انسان تھے یہ بلا تخصیص مذہب وملت سب کی مدد کرنے والے ہمدرد انسان تھے۔ جاگیردار ہونے کی وجہ سے رئیس اعظم پیلی بھیت کہلاتے تھے۔ ان کی بلند وبالا حویلی آج بھی جامع مسجد پیلی بھیت کے سامنے ایستادہ ہے۔ مورثوں کے انتقال اور وارثوں کے نقل مکانی کر جانے کی وجہ سے محکمہ کسٹوڈین نے اس پر قبضہ کر لیا "شرنارتھی" اس کے اندر داخل ہو گئے اور سکول بنا لیا۔ اس عظیم حویلی کے سامنے چاروں طرف جو افتادہ اراضی تھی اور جو چار دیواری کے اندر واقع تھی۔ اس پر شرنارتھیوں نے مکانات بنا لئے ہیں۔ یہ حویلی "مرغے والی کوٹھی" مشہور تھی۔ شہر پیلی بھیت میں چار "خان بہادر" کا خطاب رکھنے والے موجود تھے لیکن مولوی عبدالحق صاحب کی پہچان "مرغے والے خان بہادر" سے تھی۔ وجہ اس کی یہ تھی کہ لندن سے ایک اشتہار آیا جس میں کہا گیا تھا کہ وہاں کسی موحد نے ایسا مرغ بنایا ہے جو سمت بتاتا ہے اور ہوا کا رخ بھی اس سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔ مولوی عبدالحق صاحب نوادرات کے شوقین تھے۔ انہوں نے فوراً آرڈر دے کر وہ مرغ لندن سے منگوایا۔ اس سستے زمانے میں اس مرغ کی قیمت ایک ہزار روپیہ تھی۔ لندن سے دو انگریز وہ مرغ لے کر آئے تھے آگ کی طرح یہ خبر سارے شہر میں پھیل گئی۔ حویلی کی سب سے بلند برجی پر وہ مرغ لگا دیا گیا تھا۔

مولوی عبدالحق صاحب کے دو بھتیجے عبدالحفیظ اور حافظ عبدالجلیل بھی پیلی بھیت میں رہتے تھے اور "پکھریا والے" کہلاتے تھے۔ حافظ عبدالجلیل جید عالم اور حافظ قرآن تھے دینی حلقوں میں وہ قابل احترام ہستی شمار کئے جاتے تھے اور بڑی شہرت رکھتے تھے۔ خاں بہادر عبدالحق کے صاحبزادے خاں بہادر آصف زماں کا جب انتقال ہوا تو ان کی نماز جنازہ حافظ سخاوت علی نے پڑھائی جو شاہجہانپور سے حافظ مختار احمد میاں کے ساتھ اسی غرض سے پیلی بھیت آئے تھے۔۔ حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری نے اپنے ماموں زاد بھائی کی وفات پر ایک نوحہ لکھا تھا۔

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب کی دعوت الی اللہ سے متاثر ہو کر ان کے ماموں مولوی عبدالحق صاحب بھی حلقہ بگوش احمدیت ہو گئے تھے اور خان بہادر آصف زماں بھی لیکن دونوں باپ بیٹوں نے اس راز کو سینوں میں چھپا رکھا تھا۔ جب حافظ صاحب پیلی بھیت آئے تو یہ راز افشا ہوا کہتے ہیں کہ خان بہادر عبدالحق صاحب نے بھی اپنی چاروں بیٹیوں کو جہیز میں ایک ایک گاؤں۔ دو دو کنیزیں ایک ایک بیش قیمت پالکی پانچ ہزار روپیہ۔ اس کے علاوہ لاکھوں کا جہیز کا سامان اور سیروں سونے کے زیورات دیئے تھے۔ یہ سارا سامان قادیان میں گھربار کے ساتھ لٹ گیا صرف جانیں بچ گئیں۔

خان بہادر مولوی عبدالحق صاحب اکثر شاہجہان پور اپنے بہنوئی حافظ سید علی میاں اور بھانجے حافظ سید مختار احمد میاں سے ملنے جاتے تھے۔ وہ اپنے چچازاد بھائیوں سے بھی ملتے تھے جو گاڑیپورہ محلہ میں آباد تھے اور شاید قیام بھی وہیں کرتے تھے۔

ایک مرتبہ مولوی عبدالحق صاحب نے ایک خواب دیکھا اور تعبیر کے لئے حضرت مصلح موعود کو لکھا انہوں نے تعبیر بتاتے ہوئے لکھا کہ دنیا چھوڑ دیں۔ اپنے خدا سے لو لگائیں۔ توبہ استغفار کریں احمدیت کی وجہ سے ان کی مخالفت میں شدت آگئی تھی لہٰذا انہوں نے قرب وجوار کے احمدیوں کے ایڈریس اپنے منشی کو نوٹ کرا دئے تھے۔ ان کا اچانک ہارٹ فیل ہو گیا تو مخالف اور دیگر غیر احمدی رشتہ دار بھی تماشہ دیکھنے آگئے اور احاطہ کی دیواروں پر بیٹھ گئے کہ دیکھیں کہ کون خان بہادر کی میت کو کندھا دیتا ہے۔

ادھر منشی صاحب نے قرب وجوار کے احمدیوں کو بذریعہ تار اطلاع دیدی تھی۔ رات بھر لوگ تانگے بھر بھر کر آتے رہے۔ دیکھنے والے حیران تھے کہ اتنے لوگ کہاں سے آرہے ہیں۔ کوٹھی کے احاطہ میں نماز جنازہ پڑھائی گئی اور بھاری مجمع کے ساتھ جنازہ آخری منزل کی طرف روانہ ہوا۔ مخالفین منہ دیکھتے رہ گئے۔ خاں بہادر صاحب کی بیگم صاحبہ نے منشی صاحب کو ہدایت کر دی تھی کہ سب آنے والوں کو دونوں طرف کا کرایہ ادا کر دینا۔ جو مہمان واپس جانے لگتا تو منشی صاحب کہتے سرکار! کرایہ لیتے جائیں لیکن کسی ایک نے بھی کرایہ قبول نہ کیا اور کہا کہ ہم خان بہادر کی میت کو کندھا دینے آئے تھے۔ کرایہ کیسا؟ اس بات کا بیگم صاحبہ پر بڑا خوشگوار اثر پڑا خان بہادر صاحب کی تاریخ وفات 12 فروری 1928ء ہے

خان آصف زمان صاحب کو بھی گورنمنٹ نے حسن کارکردگی اور انتظامی صلاحیتوں کے اعتراف میں "خان بہادر" کا خطاب دیا تھا۔ یہ ڈپٹی کلکٹری کے معزز عہدہ پر فائز تھے اور عرصہ تک "تان پارہ" کی ریاست میں جو کورٹ آف وارڈس کے زیر انتظام تھی مدار المہام کے عہدہ پر خدمات انجام دیتے رہے۔ حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب جو ان کے پھوپھی زاد بھائی تھے ان کے ساتھ برادرانہ اور مخلصانہ تعلقات تھے۔ خان بہادر صاحب کو دعوت الی اللہ کا بھی شوق تھا اور وہ اکثر ضرورت کے وقت حافظ صاحب کو اپنے پاس بلا کر فریضہ کی ادائیگی میں حصہ دار بنا تے تھے۔

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ ڈپٹی صاحب (خان بہادر آصف زماں) کے پاس کوئی مولوی صاحب اپنے کسی کام کے سلسلہ میں آئے۔ ڈپٹی صاحب نے ان کا کام تو کر دیا لیکن فرمایا کہ مولوی صاحب میرا ایک رشتہ کا بھائی شاہجہانپور میں رہتا ہے۔ کچھ عرصہ سے اس کے خیالات میں تبدیلی واقع ہونا شروع ہو گئی ہے اور بہکی بہکی باتیں کرنے لگا ہے۔ آپ عالم دین ہیں اگر آپ اس کو راہ راست پر لے آئیں تو میرے لئے باعث تشکر ہو گا۔ مولوی صاحب نے سینے پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ آپ انہیں یہاں بلا لیں۔ میں انشاءاللہ ان کے فاسد خیالات کو دور کرنے کی کوشش کروں گا۔ خان بہادر نے اپنے پھوپھی زاد بھائی (حافظ سید مختار احمد میاں) کو تار دے کر شاہجہانپور سے بلوایا اور مولوی صاحب کے پاس آدمی بھیج کر اطلاع کرا دی اور دوسرے روز وقت مقررہ پر مولوی صاحب تشریف لے آئے۔ ڈپٹی صاحب نے ان کا تعارف حافظ صاحب سے کرایا اور کہا کہ آپ دونوں تبادلہ خیالات کریں میں ایک ضروری کام انجام دے کر حاضر ہوتا ہوں۔ حافظ صاحب کا طریقہ کار یہ ہوتا تھا کہ وہ مخاطب سے ادھر ادھر کی باتیں کر کے یہ اندازہ لگا لیتے تھے کہ مخاطب کا مبلغ علم کیسا ہے اور اس سے کس ڈھنگ سے بات کرنا مفید ہو گا۔ یہاں بھی انہوں نے یہی طریقہ اختیار کیا اور دو چار باتوں میں مولوی صاحب کے متعلق ضروری باتیں معلوم کر لیں پھر مولوی صاحب کو ایک ایسے موڑ پر لے آئے جہاں آدم علیہ السلام کا ذکر چھڑ گیا۔

حضرت حافظ صاحب نے مولوی صاحب سے کہا کہ ہاں حضرت۔ حضرت آدم کے متعلق کچھ روشنی ڈالیں۔ مولوی صاحب نے عام مروجہ عقائد بیان کئے جن کا اکثر حصہ بائبل کے بیانات پر مشتمل ہے۔

حافظ صاحب نے کہا کہ مولوی صاحب حضرت آدم کی تخلیق کے متعلق جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں پر اپنے ارادہ کا اظہار کیا تو فرمایا کہ میں زمین پر اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں وہاں کسی جنت سماوی کا ذکر نہیں پھر جنت میں پھلوں کا تو ذکر آیا ہے گندم کا ذکر تو کہیں نہیں آیا۔ پھر جنت کے متعلق یہ فرمایا گیا ہے کہ جنتی وہاں سے نکالے نہیں جائیں گے۔ جنت ان کے لئے دائمی ہو گی۔ پھر شجرہ کے معنی عربی زبان میں خاندان کے بھی تو ہیں ایسی صورت میں داستان سرائی کے راستہ کو چھوڑ کر اگر قرآن شریف کے سیاق وسباق پر غور کیا جائے تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ حضرت آدم کی نسل سے وہ عظیم الشان انسان پیدا ہونے والا تھا جو وجہ تخلیق عالم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ملائکہ میں صرف عبودیت اور اطاعت کا مادہ رکھا ہے۔ وہ فطرتاً بدی کی طرف رخ کر ہی نہیں سکتے۔ لیکن آدم علیہ السلام کی نسل سے جو مخلوق وجود میں آئی اس میں نیکی اور بدی کی قوتیں یکساں طور پر ودیعت کی گئیں اور آزاد چھوڑ دیا گیا کہ چاہیں تو نیکی پر چل کر خالق ومالک کی رضا حاصل کر لیں اور چاہیں تو بدی کا راستہ اختیار کر کے "حزب الشیطان" میں شامل ہو جائیں حضرت آدم علیہ السلام کو اسی "حزب الشیطان" کے کسی شریر خاندان کے پاس جا کر انہیں راہ راست پر لانے کی کوشش سے منع فرمایا گیا تھا لیکن ہر نبی کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کی قوم کے زیادہ سے زیادہ لوگ خدائے واحد کے آستانہ پر جمع ہو کر حق عبودیت ادا کریں۔ اسی جذبہ کے زیر اثر آدم علیہ السلام بھی اس شریر خاندان کے پاس پہنچے لیکن جب ان شریروں نے انکار اور استہزا کا راستہ اختیار کیا تو آدم علیہ السلام کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اور انہوں نے استغفار شروع کر دیا۔ ورق الجنہ کے معنی زینت کے بھی ہیں جن سے انسان کی کمزوریاں چھپ جاتی ہیں اور وہ ایسے کاموں کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے جس سے جنت کا حصول آسان ہو جائے۔

حضرت حافظ صاحب کی یہ مدلل تقریر سن کر مولوی صاحب پر اپنی کمزوریاں ظاہر ہو گئیں اور انہوں نے اندازہ لگا لیا کہ میں کیا اس شخص کی اصلاح کروں گا لیکن اگر گفتگو کا یہ سلسلہ جاری رہا تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں ہی اپنے راستے سے نہ بھٹک جاؤں لہٰذا انہوں نے گفتگو کا سلسلہ ختم کر کے باہر کا رخ کیا جہاں برآمدے میں ڈپٹی صاحب چند دوستوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ مولوی صاحب ان سے مخاطب ہو کر بولے کہ میں آپ کے اس بھائی کو کیا راہ راست پر لگاؤں گا مجھے ڈر ہے کہ کہیں اس کے دلائل کی پختگی خود مجھے ڈگمگا نہ

دے۔ اسی طرح کے واقعات وہاں اکثر رونما ہوتے رہتے تھے جن کے نتیجہ میں احمدیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہا۔

میں نے یہ مسودہ خان بہادر آصف زماں مرحوم کے صاحبزادے برادر مکرم رشید زماں صاحب کو بغرض نظرثانی ارسال کیا تو انہوں نے واقعات کی تصدیق کرتے ہوئے چند وضاحتیں تحریر فرما کر مسودہ مجھے واپس کر دیا چونکہ یہ وضاحتیں تاریخی لحاظ سے محفوظ رکھنے کے قابل ہیں لہٰذا انہیں شامل مضمون کیا جاتا ہے وہ فرماتے ہیں:

جس مسجد کا اوپر ذکر ہوا وہ حافظ رحمت خاں روھیلہ کی مسجد کہلاتی ہے۔ چند سال قبل جب آفتاب احمد خان جو میرے بھانجے اور لندن میں قیام پذیر ہیں انڈیا گئے اور پیلی بھیت میں اپنے نانا کی کوٹھی دیکھنے گئے تو معلوم ہوا کہ شرنارتھیوں نے لوہے کے لالچ میں وہ مرغا جس کا ذکر اوپر آچکا ہے . اتار لیا۔ انہوں نے وہاں کی تصاویر بھی اتاریں تصویر میں یہ مرغا ٹوٹا ہوا نظر آتا ہے۔ یہ تصاویر برادر مکرم رشید زماں کے پاس موجود ہیں ان کے پاس ایک تاریخی گلاس چاندی کا بھی موجود ہے۔ جو کمشنر کی دعوت پر استعمال کیا جاتا تھا۔ ان کے پاس ایک جیبی گھڑی بھی ہے جو سر سید احمد خاں نے خان بہادر آصف زماں کو ان کی خدمات کے صلہ میں عطا کی تھی جو انہوں نے علی گڑھ یونیورسٹی کے قیام کے سلسلہ میں انجام دی تھیں۔ میرے والد خان بہادر آصف زماں کو خان بہادری کا خطاب ان کو ان گراں قدر خدمات کے سلسلہ میں عطا ہوا تھا جو انہوں نے گورکھپور کے قصبہ "چوراچوری" کے مشہور بلوے کے ایام میں امن و امان برقرار رکھنے کے سلسلہ میں انجام دی تھیں۔ اس سے بہت عرصہ قبل خان بہادر مولوی عبدالحق صاحب کو بھی خان بہادر کا خطاب اور تمغہ قیصریہ عطا ہو چکا تھا رشید زمان خان مزید رقم پرداز ہیں کہ ان کے والد ماجد کو اپنے مسلمانوں کی تکلیف کا بہت احساس تھا اور وہ ہر موقع پر ان کی مدد کرنا اپنے اوپر واجب سمجھتے تھے۔ وہ لکھتے ہیں:

"یہ 1934ء یا 1933ء کا واقعہ ہے جب خان بہادر صاحب غازی پور میں تعینات تھے تو وہاں ہندو مسلم فسادات پھوٹ پڑے۔ دونوں طرف کے کافی لوگ زخمی ہوئے۔ انہیں ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ جب خان بہادر صاحب بطور ڈپٹی کلکٹر ہسپتال میں زخمیوں کو دیکھنے گئے تو معلوم ہوا کہ ہندو زخمیوں کو وہاں کے مقامی ہندو سیٹھ دودھ اور عمدہ قسم کا کھانا پہنچا رہے ہیں لیکن مسلمان زخمی فاقے کرنے پر مجبور ہیں۔ اس بات پر انہیں بہت دکھ ہوا اور ہسپتال کے عملہ کو حکم دیا کہ مسلمان زخمیوں کی دیکھ بھال بھی اچھی طرح کی جائے اور انہیں میرے خرچ پر دودھ اور اچھا کھانا فراہم کیا جائے جس پر کانگریسی علماء نے حکومت سے شکایت کی کہ مسلمان زخمیوں کو کھانا سرکاری خرچ پر کیوں دیا جا رہا ہے۔ جواب طلبی پر خان بہادر صاحب نے بتایا کہ میری دو حیثیتیں ہیں ایک بطور ڈپٹی کلکٹر اور دوسری بحیثیت (احمدی) کے اور اسی حیثیت میں میں زخمی مسلمانوں کو دودھ اور کھانا سرکاری خرچ پر نہیں بلکہ اپنے خرچ پر فراہم کرا رہا ہوں۔ اس جواب سے کمشنر صاحب مطمئن ہو گئے اور خان بہادر صاحب آخر وقت تک اپنے خرچ پر کھانا اور دودھ فراہم کراتے رہے۔

اسی طرح کے اور واقعات بھی ہیں جن سے خان بہادر صاحب کی ملی غیرت . مخلوق خدا سے ہمدردی اور دریادلی و فیاضی کا اظہار ہوتا ہے۔

خان بہادر صاحب کا خاندان

خان بہادر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے چار بیٹوں اور تین بیٹیوں سے نوازا تھا۔ سب سے بڑے عارف زماں جو فوج میں میجر کے عہدہ پر فائز تھے۔ وہاں سے فارغ ہوئے تو زندگی خدمت دین کے لئے وقف کر دی اور صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں امور عامہ اور امور خارجہ میں فرائض انجام دینے کی توفیق پائی۔ ان کی شادی ایک نو احمدی خاتون مریم سے ہوئی۔ وہ بھی ربوہ میں آنے والے یورپ اور امریکہ کی بیگمات کی دیکھ بھال اور ترجمانی کے فرائض انجام دیتی تھیں۔ کچھ عرصہ بعد عارف زمان صاحب معہ افراد خاندان امریکہ چلے گئے اور وہیں انتقال کیا۔ موصی تھے اس لئے بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ بیگم صاحبہ بھی موصیہ تھیں لہٰذا ان کی میت بھی امریکہ سے ربوہ لائی گئی اور وہ بھی بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئیں۔

دوسرے بیٹے رشید زماں پی آئی اے میں اسسٹنٹ فنانس منیجر تھے جو 1985ء میں ریٹائرڈ ہوئے اور شاہ فیصل کالونی میں رہائش پذیر ہیں۔ ان کی بیگم رضیہ زماں جناب کرم الٰہی سیٹھی کی دختر اور ایک نیک اور پرہیزگار بزرگ جناب غلام نبی سیٹھی کی پوتی ہیں جو ایک تعلیم یافتہ خاتون ہیں وہ ایم اے ہیں اور ایک انگلش میڈیم اسکول میں پرنسپل کے عہدہ پر خدمات انجام دیتی رہیں۔

تیسرے بیٹے حمید زماں ایک نامور صحافی تھے۔ وہ انگریزی میں ایم اے کرنے کے بعد چودہ سال تک بطور ڈرامہ پروڈیوسر ریڈیو پاکستان میں کام کرتے رہے۔ بعد ازں مارننگ نیوز میں اسسٹنٹ ایڈیٹر رہے اور جب نیشنل پریس ٹرسٹ ختم ہوا تو نیشنل کنسٹرکشن میں بطور پبلیکیشن منیجر خدمات انجام دیں بعد ازاں کچھ عرصہ دی نیوز کے ایڈیٹر بھی رہے۔ بعد ازاں "ڈان" اور پھر آخر میں "دی نیوز" میں بطور کلچر کنسلٹنٹ (Culture Consultant) کام کیا۔ وہ 20 نومبر 1999ء کو انتقال کر گئے۔ ان کی عمر 70 سال تھی۔

خان بہادر صاحب کی بڑی بیٹی بلقیس جہاں بیگم عرف ڈیزی جن کی شادی سردار محمد ایوب خاں کے صاحبزادے اللہ داد خاں سے ہوئی جو کہ محکمہ جنگلات میں فارسٹ آفیسر تھے۔ ان کے بڑے بیٹے آفتاب احمد خاں اپنی والدہ اور بیوی بچوں کے ساتھ لندن میں سکونت پذیر ہیں۔ چھوٹے بیٹے جاوید خاں اور دو بیٹیاں ڈاکٹر فضیلت غزالہ رجسٹرار گلاب دیوی اور نصرت جمالہ ہیں۔

دوسری بیٹی زمانی بیگم عرف روزی زوجہ ملک عبدالرحمٰن خادم گجراتی ہیں ان کے دو بیٹے کرنل عبدالماجد خادم اور عبدالباسط خادم اور دو بیٹیاں امۃ الحکیم اور امۃ الجمیل ہیں۔

ترک نشہ کی ادویات

حضور ایدہ اللہ کی کتاب کی روشنی میں

مرتبہ: ہومیو ڈاکٹر نصیر احمد شریف صاحب

کیلیڈیم Caladium

کیلیڈیم کو عام طور پر تمباکو کی عادت سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ (ص185)

کروٹیلس ہری ڈس

Crotalus Horridus

عادی شرابیوں کی عادت چھڑوانے کے سلفیورک ایسڈ بہترین دوا ہے۔ ایک قطرہ گلاس بھر پانی ڈال کر دین میں تین دفعہ پلانے سے نمایاں فرق پڑتا ہے اگر مریض بہت موٹا ہے چربی کی تہیں چڑھی ہوں، اسے تیز مصالحوں والی چیزوں کا جنون ہو اور شراب کی عادت بھی ہو تو ایسے مریضوں کی دوا کروٹیلس ہے۔ (ص333)

نکس وامیکا

Nux Vomica

جو لوگ نشہ کے عادی ہوں یا جنہیں نیند کی گولیاں کھانے کی عادت پڑ جائے ان کے لئے نکس وامیکا بہترین متبادل ہے۔ نکس وامیکا نشہ آور چیزوں کے منفی اثرات کو دور کرنے اور نیند کی گولیوں سے پیچھا چھڑوانے کے لئے اکثر مفید ثابت ہوتی ہے۔ (ص640)

سلفر Sulphur

سلفر میں یہ گہری خاصیت پائی جاتی ہے کہ مختلف قسم کی عادتوں اور نشوں کو توڑتی ہے۔ (ص779)

سلفیورک ایسڈ

Sulphoric Acid

سلفیورک ایسڈ شراب کی پرانی عادت توڑنے کی بہترین دوا ہے۔ ایک بڑے گلاس پانی خالص سلفیورک ایسڈ کا ایک قطرہ ملا دینا چاہئے۔ اس پانی کو دن بھر تین خوراکوں میں ختم کر دینا چاہئے۔ (ص 790)

سگریٹ کی عادت چھڑوانے کے لئے سلفیورک ایسڈ کا ایک قطرہ ایک گلاس پانی میں ڈال کر تین مرتبہ پئیں اللہ کے فضل سے اچھا فائدہ دیتی ہے۔ (ص869)

☆☆☆☆

بقیہ صفحہ 4

اندیشہ ہے کہ یہ بیماری عنقریب ہندوستان . انڈونیشیا . تھائی لینڈ اور سری لنکا میں بھی پھوٹ پڑے۔ اس بات کا اندیشہ Iain Mcgill جو کہ ایک ریسرچ ڈاکٹر ہیں اور 90 کی دھائی میں برطانوی محکمہ زراعت میں کام کر چکے ہیں نے ظاہر کیا ہے۔

Dr. Iain Mcgill نے بتلایا ہے کہ 1986ء میں جب برطانیہ میں مردہ جانوروں کے ڈھانچوں کا استعمال ممنوع قرار دیا گیا تھا تو ان پانچ ممالک نے بڑی تعداد میں یہ سفوف درآمد کیا تھا۔ مثلاً 1993ء میں 20,000 ٹن سفوف انڈونیشیا کو برآمد کیا گیا تھا اور 600 ٹن جرمنی کو جہاں پر BSE کے 47 کیسز سامنے آئے ہیں۔ حال ہی میں روس کے ایک وزیر نے مغربی یورپ سے گوشت کی درآمد پر پابندی لگانے کی دھمکی دی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ مغربی یورپ میں گوشت کے استعمال میں کمی کی وجہ سے گوشت کی بہتات ہو گئی ہے اور یورپ کی بڑی کمپنیاں ایسا گوشت جس کا ٹیسٹ نہیں کیا گیا یا ان میں BSE پائے جانے کا امکان ہے روس اور ایسٹ یورپ میں سستے داموں بیچ رہی ہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 13/اپریل 2001ء)

اُسطوخودوس اس کو دونا اور دیارو بھی کہتے ہیں، عربی میں اسطوخودوس اور آنس الارواح ممسک الارواح، خرم (پھول کو)، فارسی میں جاروب دماغ اور انگریزی میں (Lavandula stoechas) کہتے ہیں۔ اس کا رنگ سیاہی مائل سبز ہوتا ہے۔ پتے مہندی کے پتوں کی مانند لیکن اس سے چوڑے اور کنارے کھردرے ہوتے ہیں۔ اس کا پھول زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ یہ پودا اکثر علاقوں میں پایا جاتا ہے۔

اسطوخودوس کا ذائقہ تلخ اور بو تیز ہوتی ہے۔

پاگل گائے کی بیماری

MAD COW DISEASE

تحقیق و ترجمہ: مصباح انور صاحب

BSE جو کہ Bovine Spongiform Encephalophathy کا مخفف ہے اور Mad Cow Disease کا سائنسی نام ہے۔ آجکل ہر روز کسی اخبار کی سرخی کا موضوع بنتا ہے اور یورپ میں رہنے والوں کی ایک بھاری تعداد گوشت کو اس بیماری کے خوف سے کھانا ترک کر رہی ہے۔ فرانس، انگلینڈ، جرمنی جیسے ممالک میں گائے کے گوشت کے استعمال میں 40 فیصد سے زائد کمی آچکی ہے۔ حال ہی میں اس بیماری کے سکینڈل کی وجہ سے جرمنی سے دو وزراء مملکت کو مستعفی ہونا پڑا۔

BSE کا آغاز

BSE پہلی دفعہ 80 کی دہائی کے آغاز میں ظاہر ہوئی اور اس کے چند کیسز سامنے آئے۔ 1986ء میں جب انگلستان کے ایک فارم پر اس بیماری کے کئی کیسز ہوئے تو اس بات کا احساس ہوا کہ یہ ایک نئی بیماری کا آغاز ہے۔ اس کے بعد سے اب تک 1,82000 کیسز تشخیص کئے جا چکے ہیں جن میں بھاری تعداد میں اس بیماری کا شکار انگلستان کے جانور ہیں۔ اس کے علاوہ دوسرے ممالک میں یہ بیماری آئرلینڈ، پرتگال، اٹلی، فرانس، ہالینڈ، اسپین، ڈنمارک، لکسمبرگ میں بھی جانوروں میں سامنے آئی ہے۔ یورپی برادری سے باہر BSE کے 364 کیسز سوئٹزرلینڈ میں تشخیص کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں دنیا کے دوسرے حصوں میں بھی اس بیماری کا پتہ چلا ہے۔ 90 کی دہائی کے آغاز میں یہ صورتحال سب سے زیادہ تشویشناک تھی جب کہ صرف ایک سال میں انگلستان میں اس کے 30 ہزار سے زائد کیسز منظر عام پر آئے جب کہ آج یہ تعداد ایک ہزار کے لگ بھگ ہے۔

گزشتہ سال اس بیماری کے متعلق بحث نے پھر سر اٹھایا جب اس بیماری کا سراغ ایسے ملکوں کے جانوروں میں لگایا گیا جو قبل ازیں اس بیماری سے پاک سمجھے جاتے تھے ان میں فرانس اور جرمنی قابل ذکر ہیں۔ فرانس میں اس بیماری میں مبتلا جانوروں کی تعداد بڑھنے اور منظر عام پر آنے کی وجہ یہ ہے کہ حکام نے نہایت سرگرمی سے اس بیماری میں مبتلا جانوروں کی تلاش کے لئے اقدامات کئے ہیں۔

جرمنی میں بھی اب تک کم از کم 47 کیسز سامنے آچکے ہیں جب کہ اس سے قبل ایک آدھ کیس در آمد شدہ جانوروں میں ظاہر ہوا تھا۔ ان نئے کیسز کے سامنے آنے کی وجہ سے بہت سے لوگوں نے گائے کے گوشت کی بجائے سؤر اور مرغی کے گوشت کا استعمال شروع کر دیا ہے۔ صرف فرانس میں اکتوبر 2000ء سے 2001ء تک گائے کے گوشت کے استعمال میں 40 فیصد کی آچکی ہے۔ جرمنی اور سویڈن میں بھی اس کے استعمال میں نمایاں اثرات ظاہر ہوئے ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عوام دراصل اس بیماری کی انسانی قسم جو کہ CRBUTZFELDT JAKOBS DISEASE یا VCJD کے نام سے موسوم ہے۔ میں مبتلا ہونے سے خوفزدہ ہیں۔ اب تک 90/1 افراد اس بیماری یعنی VCJD میں مبتلا ہوئے ہیں اور اس کا انجام موت ہے۔ دو کے علاوہ باقی کیسز انگلستان میں ہوئے ہیں۔ باقی دو کیسز فرانس اور آئرلینڈ میں ہوئے۔ عام VCJD کے برعکس اس قسم کی بیماری میں نوجوان لوگ مبتلا ہوئے ہیں اور سائنسدانوں کو پورا یقین ہے کہ اس بیماری میں اور BSE میں باہم تعلق ہے مگر وہ ابھی یہ نہیں جانتے کہ یہ بیماری ظاہر ہونے میں کتنا وقت لیتی ہے اور اس بیماری میں مبتلا لوگوں نے کیا کھایا تھا اس لئے کوئی بھی نہیں جانتا کہ شاید یہ ایک نئی موذی مرض کا آغاز ہو۔

BSE کے پھیلنے کی وجوہات

BSE یا پاگل گائے کی بیماری ایک Biological ٹریجڈی ہے جب کہ جانور پالنے والوں نے جانوروں کو مردہ جانوروں کے گوشت اور ہڈیوں سے بنی ہوئی خوراک کھلائی اور اس سے ان کے تمام مقاصد جو کہ وہ جانوروں کی پیداوار بڑھانے کے سلسلہ میں چاہتے تھے وہ پورے ہوئے۔ خرابی اس وقت پیدا ہوئی جب مردہ جانوروں کو جلا کر ان کا پاؤڈر بنانے والی کمپنیوں نے اپنے بجلی کے اخراجات کم کرنے کے لئے اس درجہ حرارت کو کم کر دیا جس پر وہ جانوروں کو جلاتے تھے۔ اور یہ بیماری ان مردہ جانوروں سے زندہ جانوروں میں منتقل ہو گئی جب اس پاؤڈر کو بطور خوراک ان کو استعمال کروایا گیا کیونکہ مردہ جانوروں کے وہ اعضاء جہاں اس بیماری کے جراثیم پائے جاتے ہیں مثلاً دماغ، ٹانسلز، ریڑھ کی ہڈی کا گودہ وغیرہ بھی اس پاؤڈر میں شامل تھے۔

BSE کی سائنسی توجیہ

BSE ایک پروٹین کے Deform ہونے یا اپنی ہیئت بدل لینے کی وجہ سے ہوتی ہے اور اس بیماری میں انسان کے علاوہ دوسرے گوشت خور جانور مثلاً بھیڑیں، پنجوں والے جانور اور منک (Mink) بھی مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ان سب میں مشترک عنصر Deformed protien ہے جو کہ Prion کہلاتی ہے۔ اور Nervecells کے Tissues یعنی اعصابی ریشوں میں موجود ہوتی ہے۔ جب Prion کا ملاپ کسی صحتمند پروٹین سے ہوتا ہے تو یہ اسے بھی deform کر دیتی ہے اور رفتہ رفتہ یہ deformed پروٹین بڑھتی جاتی ہے بالآخر ان کے اثرات سے دماغ کھوکھلا یا اسفنج کی مانند ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے اسے SPONGI FORM ENCEFALEPATHI کا نام دیا گیا ہے۔ گائے میں BSE کی صورت میں جسم میں توازن قائم رکھنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے اور جسم کو جھٹکے لگتے ہیں جو کہ اکثر لوگ ٹی وی پر دیکھ چکے ہیں۔ بھیڑوں میں یہ بیماری SCRAPIE کے نام سے موسوم ہے اور کئی سو سال سے پائی جاتی ہے۔ ایک نظریئے کے مطابق BSE کا آغاز ان بیمار بھیڑوں کے اعضاء کے پاؤڈر صحتمند جانوروں کی خوراک میں استعمال سے ہوا ہے۔ اس کے بعد یہ بیماری بلیوں اور منک (Mink) میں پھیل گئی جنہیں BSE میں مبتلا گائے کا گوشت کھانے کو دیا گیا۔ پرندوں اور سؤروں میں ابھی تک اس بیماری کے اثرات نہیں پائے گئے حالانکہ ان کو بھی گائے کے گوشت اور ہڈیوں کا پاؤڈر کھانے کو دیا گیا۔ انسانوں میں اس بیماری کو VCJD کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اور اس کے اثرات میں یادداشت کا کمزور ہونا، ڈیپریشن وغیرہ ہیں شروع میں انسان چلنے سے معذور ہو جاتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ کمیونیکیشن کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے اور پھر Coma کوما میں چلا جاتا ہے۔ اس مرض کے ظاہر ہونے کے بعد ایک سال کے اندر موت واقع ہو جاتی ہے جب کہ یہ بیماری جسم کے اندر نشوونما پانے میں کئی سال لے لیتی ہے۔

BSE کے خاتمے کے لئے اقدامات

ماہرین کے مطابق جانوروں میں BSE کے خاتمے کے لئے ان کی خوراک کے متعلق جو اصول وضع کئے گئے ہیں اگر ان پر صحیح طرح سے عمل کیا جائے تو BSE کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ سویڈن کے ماہر حیوانات اور BSE کے ماہر ڈاکٹر Martin Wierp کے مطابق BSE کو پانچ سے دس سال کے دوران ختم کیا جا سکتا ہے کیونکہ ان کے مطابق وہ ذرائع جن سے یہ بیماری پھیلتی ہے ان کا پتہ لگا لیا گیا ہے اور احتیاطی تدابیر اختیار کر کے اس بیماری کا قلع قمع کیا جا سکتا ہے۔

BSE کے خاتمے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے جا رہے ہیں:

1۔ ہڈیوں کے پاؤڈر کی جانوروں کے کھانے میں استعمال کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

2۔ بیمار جانوروں کے جسم کو تلف کر دیا جائے اور تلف کرنے سے قبل وہ اعضاء جہاں BSE ہونے کا امکان زیادہ ہے مثلاً دماغ، آنکھیں، ٹانسلز، ریڑھ کی ہڈی کا گودا وغیرہ علیحدہ کر لیا جائے۔

3۔ تیس ماہ سے زائد عمر کے جانوروں کو ذبح کرنے سے قبل ان کا ٹیسٹ کیا جائے کہ آیا وہ اس بیماری میں مبتلا تو نہیں۔

تاہم ابھی سویڈن، فن لینڈ اور آسٹریا اس ٹیسٹ سے مستثنیٰ ہیں۔ لیکن 31 مئی 2001ء تک اس بات کا فیصلہ کیا جائے گا کہ ان ملکوں میں بھی لازمی قرار دیا جائے یا نہیں کہ تیس ماہ سے زائد عمر کے جانوروں کا ٹیسٹ کیا جائے۔ کیونکہ ابھی تک ان ممالک میں اس بیماری کا کوئی کیس ظاہر نہیں ہوا۔ جانوروں کے کھانے میں استعمال پر پابندی کے بعد اس بات کا امکان بڑھ گیا ہے کہ بطور کھاد اس کا استعمال کیا جائے گا۔ انگلستان میں جانوروں کے گوشت اور ہڈیوں کا زراعت میں استعمال منع ہے۔ ناروے میں محکمہ زراعت نے حیوانات کے محکمہ کو اس بات کی تحقیق کرنے کو کہا کہ اگر جانوروں کے گوشت اور ہڈیوں کے سفوف کو بطور کھاد استعمال کیا جائے تو BSE پھیلنے کا کیا امکان ہے۔ یاد رہے کہ ناروے میں جانوروں کے سفوف اور فاضل مواد کو کھاد کے طور پر استعمال کرنے کی اجازت ہے۔

یورپین برادری اور انگلستان کے حکام نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ انگلستان میں تیس ماہ سے زائد عمر کے جانوروں کو ہلاک کر کے تلف کر دیا جائے اور عوام کے اعتماد کو بحال کرنے کی خاطر جانوروں کو ہلاک کر کے تلف کیا جا رہا ہے مگر اس کام میں بھی تعطل پیدا ہو گیا ہے کیونکہ کئی ملین جانوروں کو ہلاک کر کے جلانا اور پاؤڈر میں تبدیل کر کے تلف کرنا بڑے ذرائع کا متقاضی ہے اس وقت تک 500000 ٹن جلے ہوئے ڈھانچے انگلینڈ کے ایئر فورسز کے گوداموں میں رکھے ہوئے ہیں اور ان کو تلف کرنا مسئلہ بن چکا ہے۔

ایشیا میں BSE کے پھیلاؤ کا خطرہ

ایشیا میں بھی BSE پھیلنے کا خطرہ ہے اور

باقی صفحہ 5 پر

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 33342 میں نذیر احمد دریاہ ولد محمد دین دریاہ قوم دریاہ پیشہ زراعت عمر 70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 37 جنوبی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 3-2-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ زرعی زمین ساڑھے بارہ ایکڑ نہری واقع چک نمبر 37 جنوبی ضلع سرگودھا مالیتی -/350000 روپے۔2۔ رہائشی احاطہ برقبہ 6 مرلہ واقع چک نمبر 37 جنوبی ضلع سرگودھا مالیتی -/24000 روپے۔3۔ خالی پلاٹ برقبہ 5 مرلہ واقع چک نمبر 37 جنوبی ضلع سرگودھا مالیتی -/10000 روپے۔کل جائیداد مالیتی -/384000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نذیر احمد دریاہ چک نمبر 37 جنوبی ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد چک نمبر 37 جنوبی ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد چک نمبر 37 جنوبی ضلع سرگودھا

☆☆☆☆

مسل نمبر 33343 میں Hj-Yama بیوہ مکرم R.Sumargo پیشہ Privat e عمر 80 سال بیعت 1938ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 23-4-2000 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زمین برقبہ 192 مربع میٹر اور اسی رقبہ میں 84 مربع میٹر مکان واقع انڈونیشیا مالیتی -/40.000.000 روپے۔ اور زمین برقبہ 202.5 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی -/15000000 روپے۔کل جائیداد مالیتی -/55000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/354100 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Hj.Yama انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Suhardi Saah S/O M.Saah انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 .Lakoni M. S/O Matasir انڈونیشیا

☆☆☆☆

مسل نمبر 33344 میں Netty Julia زوجہ مکرم احمد Dachlan پیشہ خانہ داری عمر 67 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جاکرتا انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 21-1-2000 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/5000000 روپے۔2۔ زیورات وزنی .... مالیتی -/20.000000 روپے۔3۔ زمین برقبہ 128 مربع میٹر جس میں 75 مربع میٹر پر مکان ہے مالیتی -/150.000000 روپے۔ اور کار ٹیوٹا کرولا مالیتی -/40.000000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی -/215.000.000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/7.000.000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Netty Julia جاکرتا انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Asyikin Imanh جاکرتا انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Ahmad Saifulh انڈونیشیا

مسل نمبر 33345 میں Alamsyah ولد مکرم زین الدین صاحب پیشہ ملازمت عمر 50 سال بیعت اپریل 1972ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 22-4-2000 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زمین برقبہ 240 مربع میٹر مع مکان 70 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی -/17.000.000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Alamsyah انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Suhardi Saah انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Lakont.M انڈونیشیا

☆☆☆☆

مسل نمبر 33346 میں Aditha Sukarno ولد مکرم Sukarno Ahmad Mudikje پیشہ ملازمت عمر 26 سال بیعت 1-8-1996 ساکن مغربی جاوا انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 14-7-2000 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/320.000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Aditya Sukarno Ahmad مغربی جاوہ انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Abdul Mutholib S.E. ساکن جاوا برات انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Ahmad Sukanta ساکن جاوا برات انڈونیشیا

☆☆☆☆

مسل نمبر 33347 میں فرزانہ شمس بنت محمود احمد شمس قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوتھن برگ سویڈن بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 26-7-2000 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی زیورات وزنی سات گرام مالیتی -/2000 پاکستانی روپے یا پانچ صد کراؤن۔ اس وقت مجھے مبلغ -/850 کراؤن ماہوار بصورت سٹڈی الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ فرزانہ شمس سویڈن گواہ شد نمبر 1 محمود احمد شمس سویڈن گواہ شد نمبر 2 عبداللطیف انور وصیت نمبر 11350 سویڈن

☆☆☆☆

مسل نمبر 33348 میں زاہدہ تنویر زوجہ عصمت اللہ صاحب چٹھہ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 8/1 شوکت منزل دارالصدر شمالی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 18-7-2000 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ زیورات طلائی وزنی پچیس تولہ مالیتی -/125000 روپے۔2۔ حق مہر -/20000 روپے۔3۔ ترکہ والد محترم چار کنال زمین واقع چک نمبر 117 چھور ضلع شیخوپورہ مالیتی -/50000 روپے۔کل جائیداد مالیتی -/195000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ زاہدہ تنویر 8/1 شوکت منزل دارالصدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر 1 لقمان مشہود چٹھہ ساکن مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 2 محمد اشرف ساکن مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

☆☆☆☆

مسل نمبر 33349 میں نذیر احمد ولد غلام محمد صاحب قوم راجپوت بنجی پیشہ فارغ عمر 62 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھنگلہ ضلع نارووال حال دارالرحمت غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-3-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ

باقی صفحہ الف پر ملاحظہ ہو

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

✿ محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ کے شوہر مکرم ملک منیر احمد صاحب بعارضہ قلب بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال کے سی سی یو وارڈ میں داخل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

✿ محترمہ امتہ الرفیق صاحبہ صدر لجنہ بدر کالونی (بادامی باغ) لاہور اہلیہ ڈاکٹر یعقوب احمد ساجد صاحب تحریر کرتی ہیں۔ میرے والد محترم شیر محمد صاحب خادم حضرت خلیفۃ المسیح الرابع گزشتہ ماہ اپنے بیٹے کی شادی کے سلسلہ میں ربوہ آئے تھے۔ لیکن بیمار ہو گئے۔ اور فضل عمر ہسپتال میں داخل رہے۔ اس دوران بکثرت احباب عیادت کے لئے تشریف لاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اب آپ لندن میں زیر علاج ہیں۔ طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

✿ مکرم طاہر احمد صاحب گجراتی انسپکٹر الفضل لکھتے ہیں کہ مکرم مظفر احمد صاحب چھنگلا کے داماد مکرم اعجاز احمد صاحب S/O محمد دین صاحب بمقام سعد اللہ پور بلڈ کینسر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے مکمل صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

✿ مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ 81 جنوبی سرگودھا اہلیہ مکرم محمد اعظم گجر صاحب فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

✿ مکرم سعید احمد وفا صاحب کارکن الفضل کی والدہ محترمہ چند دنوں سے بہت بیمار ہیں۔ چلنے پھرنے میں بھی دقت ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

✿ مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب دفتر وقف جدید تحریر کرتے ہیں خاکسار کے خالہ زاد بھائی مکرم منیر احمد صاحب اوپل ولد مکرم ماسٹر ثناء اللہ صاحب مرحوم گلشن پارک مغلپورہ لاہور مورخہ 25 مئی 2001ء کو اپنے دفتر انکم ٹیکس میں کام کر رہے تھے کہ ان کو دفتر میں ہی دل کا حملہ ہوا۔ ان کو فوری طور پر میو ہسپتال لے جایا گیا مگر جانبر نہ ہو سکے اور اپنے مولا حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ مرحوم کی عمر 49 سال تھی۔ اگلے دن ان کے مکان پر مکرم نصیر احمد قریشی صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی اور تدفین ہانڈو گجر قبرستان میں عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر صدر صاحب حلقہ نے دعا کرائی۔ مرحوم نے اپنے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چار بیٹے چھوڑے ہیں جو سب تعلیم حاصل کر رہے ہیں مرحوم بہت ملنسار اور مہمان نواز تھے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ولادت

✿ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے محترم محمد افضل صاحب قائد مجلس جھنڈو ساہی تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کو مورخہ 17 مارچ کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام "زین افضل" تجویز ہوا ہے۔ نومولود محترم چوہدری عنایت محمد گجر صاحب صدر جماعت جھنڈو ساہی تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کا پوتا اور محترم چوہدری غلام رسول گجر صاحب صدر جماعت احمدیہ ریلوے ضلع سیالکوٹ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر سے نوازے دین کا خادم اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

✿ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 9 مئی 2001ء بروز بدھ مکرم محمد جمیل صاحب سول انجینئر دار العلوم غربی ربوہ کو ایک بیٹی کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام "جمیل احمد" عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم چوہدری غلام حسین صاحب آف قطب پور ضلع لودھراں کا پوتا اور مکرم چوہدری ولی محمد صاحب (مرحوم) آف ناصر آباد شرقی کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر صالح اور خادم دین بنائے۔

ضرورت خادم و چوکیدار

✿ محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ فیصل آباد تحریر فرماتے ہیں جماعت احمدیہ فیصل آباد کو احمدیہ بیت الفضل فیصل آباد کے لئے ایک مستعد محنتی کم از کم تعلیم مڈل خادم بیت الفضل کی فوری ضرورت ہے۔ معقول الاؤنس دیا جائے گا۔ ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائے گی درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر اپنے امیر یا صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ بذریعہ ڈاک یا دستی بھجوائی جا سکتی ہیں۔ جو امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد کے نام ہوں، جماعت احمدیہ فیصل آباد کو اسی طرح احمدیہ قبرستان واقع 121 ج-ب گھوکھووال ملت روڈ فیصل آباد کے لئے ایک مستعد محنتی چوکیدار کی فوری ضرورت ہے فیملی رہائش اور معقول الاؤنس دیا جائے گا۔

رابطہ کا پتہ: معرفت میاں ریاض احمد صاحب سیکرٹری وقف جدید شاہد الیکٹرک سٹور گول امین پور بازار فیصل آباد فون نمبر 642605

خادم کی ضرورت ہے

✿ بیت القمر دار الصدر غربی کے لئے خادم کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اس سلسلہ میں ایک ہفتہ کے اندر اندر خاکسار سے رابطہ فرمائیں۔ فوج سے ریٹائرڈ کو ترجیح دی جائے گی۔

ملک محمد رفیق صدر محلہ صدر غربی ربوہ

خبریں

ربوہ: 29- مئی گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 24 زیادہ سے زیادہ 42 درجے سنٹی گریڈ

☆ بدھ 30 مئی- غروب آفتاب 7.03

☆ جمعرات 31 مئی- طلوع فجر 3.24

☆ جمعرات 31 مئی- طلوع آفتاب 5.02

کراچی کے جزائر خالی کرالئے گئے سمندری طوفان شمالی بحیرہ عرب میں داخل ہو گیا جس سے آئندہ دنوں میں سندھ کے اکثر علاقوں میں شدید بارشیں اور ساحلی علاقوں پر بلند لہریں اٹھنے کا خدشہ ہے۔ حکومت نے کراچی کے جزائر اور دیگر علاقے حفاظتی اقدامات کے پیش نظر خالی کرالئے ہیں جن میں منوڑہ بابا بھٹ ملحقہ جزائر اور دیگر نواحی علاقے شامل ہیں۔ دوسری طرف پاکستانی حکام کو آٹھ ہزار ماہی گیروں اور ان کی سات سو کشتیوں کی سلامتی کی فکر لاحق ہے۔ جو سمندری طوفان کی ممکنہ آمد سے لاپرواہ ہو کر لاپتہ ہو گئے ہیں۔ محکمہ موسمیات نے کہا ہے کہ اگرچہ سمندری طوفان کی شدت قدرے کم ہو گئی ہے لیکن آئندہ 24 گھنٹوں کے دوران یہ طوفان کراچی اور بھارتی ساحلی شہر پور بندر کو اپنی لپیٹ میں لے سکتا ہے۔

پاکستان میں اخلاقی روایات ختم پاکستان میں کرپشن کی وجہ سے جمہوریت، پارٹی سسٹم، اسمبلیوں کا نظام اور تمام انتظامی ادارے تباہ ہو چکے ہیں جس پر پوری قوم کو گہری تشویش ہے۔ اور اس سے بین الاقوامی سطح پر پاکستان کی ساکھ متاثر ہوئی۔ کرپشن کے رجحان میں اضافہ سے پاکستان میں کسی بھی شہری کا ایمانداری سے زندگی گزارنا مشکل ہو چکا ہے۔ دولت کی ہوس اور لوٹ مار نے تمام اخلاقی اور سماجی روایات ختم کر دی ہیں۔ جس سے اچھے برے اور حلال و حرام کی تمیز عملاً ختم ہو چکی ہے اس صورتحال کی وجہ سے جہاں تمام قومی ادارے ہر لحاظ سے تباہ ہو چکے ہیں وہاں ان میں بدانتظامی کی وجہ سے اربوں روپے کے قومی وسائل ضائع ہو چکے ہیں۔ یہ تفصیلات پاکستان کی ٹیکس ایڈمنسٹریشن کی اصلاحات کے بارے میں قائم کردہ ٹاسک فورس کی جامع رپورٹ میں دی گئی ہیں۔

کراچی میں ہڑتال سنی تحریک کے قائد محمد سلیم قادری اور ان کے ساتھیوں کے قتل اور داتا دربار کی بے حرمتی کے خلاف سنی تحریک کی اپیل پر مکمل ہڑتال کی گئی۔ سنی تحریک نے اسے احتجاجی کرفیو کا نام دیا ہے۔ اس موقع پر تشدد کے واقعات میں دو افراد ہلاک جبکہ 18 گاڑیاں اور متعدد دکانیں نذر آتش کر دی گئیں۔ ہڑتال کی وجہ سے تمام کاروباری مراکز بند تھے۔ اس کے علاوہ ٹرانسپورٹ کی آمد و رفت بھی مکمل بند رہی۔ شہر کی بڑی شاہراہیں سنسان نظر آ رہی تھیں۔

نواز شریف تیسری مرتبہ بلامقابلہ صدر پاکستان مسلم لیگ (ن) کی جنرل سیکرٹری کونسل نے معزول وزیر اعظم میاں نواز شریف کو تیسری مرتبہ پارٹی کا بلامقابلہ صدر منتخب کر لیا ہے۔ یوم تکبیر کے موقع پر جنرل کونسل کے اجلاس میں محمد علی ہوتی نے نام پیش کیا۔ صوبائی صدر اور دیگر رہنماؤں نے تائید کی۔

زرعی قرضے موخر کرنے کا اعلان پنجاب کے گورنر لیفٹیننٹ جنرل (ر) محمد صفدر نے اعلان کیا ہے کہ صوبے میں خشک سالی سے متاثرہ علاقوں کے زرعی قرضے اور ان علاقوں کے عوام کی امداد کے لئے 25 کروڑ روپے فراہم کئے جائیں گے۔ جبکہ ان علاقوں کی بحالی کے پروگرام پر عمل در آمد کے لئے 17- ارب روپے کے وسائل عالمی بنک' ایشیائی ترقیاتی بنک' آئی ایم ایف اور دوسرے مالیاتی اداروں سے حاصل کئے جائیں گے۔

روس کے لئے مراعات کا امریکی پیکج امریکہ نے میزائل ڈیفنس پروگرام پر عمل کرنے میں حائل رکاوٹ دور کرنے کی غرض سے ایک پروگرام تیار کیا ہے جس کے تحت روس کو 1972ء کا اینٹی بیلاسٹک میزائل سمجھوتہ ختم کرانے پر آمادہ کرنے کے لئے اسے مراعات کا ایک پیکج پیش کیا جائے گا۔ نیویارک ٹائمز نے امریکی حکام کے حوالے سے بتایا کہ صدر بش روس کے صدر پیوٹن کو 16 جون کی ملاقات کے دوران جو تجاویز دیں گے ان میں یہ بات بھی شامل ہے۔

امریکہ سوڈان کے ٹکڑے کرنے پر تلا ہے امریکہ نے سوڈان کا شیرازہ بکھیرنے کے لئے سوڈانی حکومت مخالف قبائلی تنظیموں کو تین ملین ڈالر کی امداد دینے کا اعلان کیا ہے۔ نیویارک میں سوڈانی ترجمان نے کہا ہے کہ امریکہ کا یہ اقدام ہمارے اندرونی معاملات میں کھلم کھلا مداخلت ہے۔ انہوں نے کہا کہ سوڈانی حکومت امن و امان کو برقرار رکھنے کے لئے جو کوششیں کر رہی ہے امریکہ ان کوششوں کو سبوتاژ کرنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔

تمام حکومتی ارکان کے لئے لوکل کاریں وفاقی وزیر خزانہ و اقتصادی امور نے کہا ہے کہ وفاقی و صوبائی حکومتوں کے غیر پیداواری اخراجات کم کر دیئے جائیں گے۔ نئے وفاقی بجٹ میں غیر قانونی اخراجات کم کرنے کے لئے بجٹ سیمینار سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ صوبہ میں بے روزگاری بہت ہے لیکن اس مسئلہ کو راتوں رات حل نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا غیر پیداواری اخراجات کم کریں گے۔ بجٹ میں کفایت شعاری سکیم آئے گی۔ صدر اور چیف ایگزیکٹو کے سوا تمام حکومتی ارکان کے لئے لوکل کاریں خریدی جائیں گی

افغان خواتین کی شرکت قبول نہیں افغانستان کے حکمران طالبان نے اقوام متحدہ کے خوراک کے عالمی پروگرام (ڈبلیو ایف پی) کو ملک میں امداد کے مستحقین کے سروے میں افغان خواتین کی شرکت کی اجازت دینے سے پھر انکار کر دیا ہے۔

آئی ایم ایف 13 کروڑ ڈالر دیگا آئندہ مالی سال کے لئے ٹیکس وصولیوں کا ہدف 460- ارب روپے مقرر کرنے کی منظوری آئی ایم ایف نے دے دی

ہے جبکہ رواں مالی سال میں ٹیکس وصولیوں کے شارٹ فال کے پیش نظر آئی ایم ایف نے رواں سال کے ٹیکس ہدف میں مزید 8-ارب روپے کم کر کے نیا ہدف 409-ارب روپے کرنے پر رضامندی ظاہر کی ہے-

سیاستدانوں کے اثاثے منجمد نہیں کر سکتے

عدالت عالیہ لاہور کے ڈویژن بنچ کے سربراہ نے مسٹر جسٹس خلیل الرحمان رمدے نے قرار دیا ہے کہ اعلیٰ عدالتوں کو قانونی و آئینی اختیار حاصل نہیں ہے کہ وہ سیاستدانوں سمیت کسی شہری کے اثاثے منجمد کرے-

برطانیہ میں نسلی تصادم انگلینڈ کے شمالی قصبے اوڑھم میں پولیس اور ایشیائی نژاد افراد کے درمیان تصادم نے اس وقت تشدد کی شکل اختیار کر لی جب سینکڑوں ایشیائی باشندے برطانوی حکومت کی جانب سے سیاسی پناہ سے متعلق پالیسی پر احتجاج کرتے ہوئے سڑکوں پر نکل آئے- وائس آف امریکہ کے مطابق اوڑھم قصبے میں انگریزوں اور ایشین افراد کے درمیان یہ چپقلش ایک باقاعدہ نسلی تصادم اختیار کر گئی ہے-

لاہور میں دہلی بس سروس کی تعداد اور کرایہ بڑھانے پر غور بھارت کے وزیر ٹرانسپورٹ نے کہا ہے کہ سرحد کے دونوں جانب مسافروں کی تعداد میں مسلسل اضافہ کے باعث لاہور دہلی سروس کی تعداد اور کرایہ بڑھانے کی تجویز پر غور کیا جا رہا ہے- بس سروس کا کرایہ 800 سے بڑھا کر 1200 روپے کرنے کی تجویز موصول ہوئی ہے- دونوں ملکوں کی حکومتیں دورانیہ بڑھانے میں بھی دلچسپی رکھتی ہیں- فیصلہ ایک دو دنوں میں ہوگا-

تشدد نہیں رکے گا مبصرین کا خیال ہے کہ مذاکرات کی بھارتی دعوت سے نئی امیدوں نے جنم لیا ہے لیکن اس سے کشمیر میں تشدد نہیں رکے گا- بھارتی دعوت نے سیاسی حلقوں کو حیرت میں ڈال دیا ہے- ممکن ہے کہ بھارتی حکومت نے یہ دعوت جنگ بندی میں ناکامی کو چھپانے کے لئے دی ہو-

بقیہ صفحہ 1

اور ایک بیٹی بطور یادگار چھوڑی ہے- آپ کے ایک بیٹے مکرم جری اللہ راشد صاحب مربی سلسلہ ہیں اور دوسرے بیٹے عبدالحلیم شاہد صاحب سرگودھا میں بطور لوکل معلم خدمت دین کی توفیق پا رہے ہیں محترم مولانا صاحب موصوف دعا گو ملنسار اور ہمدرد وجود تھے- ہر وقت خدمت دین کے جذبہ سے سرشار رہتے تھے-

جنازہ: آپ کا جنازہ 28 مئی کو ہی بیت المبارک میں محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بعد نماز مغرب پڑھایا جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی- آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے- بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم مولانا صاحب موصوف کی مغفرت فرماتے ہوئے بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے- آمین

بی اے انگلش کی تیاری

بی اے انگلش کے پرچہ اے اور بی کی تیاری کی کلاسز 10 جون 2001ء سے شروع ہو رہی ہیں

23-شکور پارک ربوہ
فون 212034

نیشنل کالج ربوہ

سوزوکی برائے فروخت

ایک سفید سوزوکی Swift 90-91 ماڈل برائے فروخت ہے- زیادہ تر ایک ہاتھ کی چلی ہوئی

برائے رابطہ: ڈاکٹر مرزا مبشر احمد فون نمبر 212666

M.C.S.E-2001 Computer Certification

Certified انسٹرکٹر کی زیر نگرانی M.C.S.E-2001
Certification کی مکمل تیاری
(بشمول Practicals) کریں

کلاسز کا آغاز: 4 جون 2001

I.I.T, 6/50 darul Aloom wasti
Rabwah ph:211629

موسم برسات کی آمد آمد ہے گرمی دانوں اور پھنسی پھوڑوں سے بچنے کے لئے **صندل** کی گولیاں **شادابی** استعمال کریں- خون صاف کرتی ہے چہرہ کی رنگت کو نکھارتی ہے- قیمت -/20 روپے

تیار کردہ **ناصر دواخانہ** رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ
فون نمبر 212434 فیکس 213966

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61

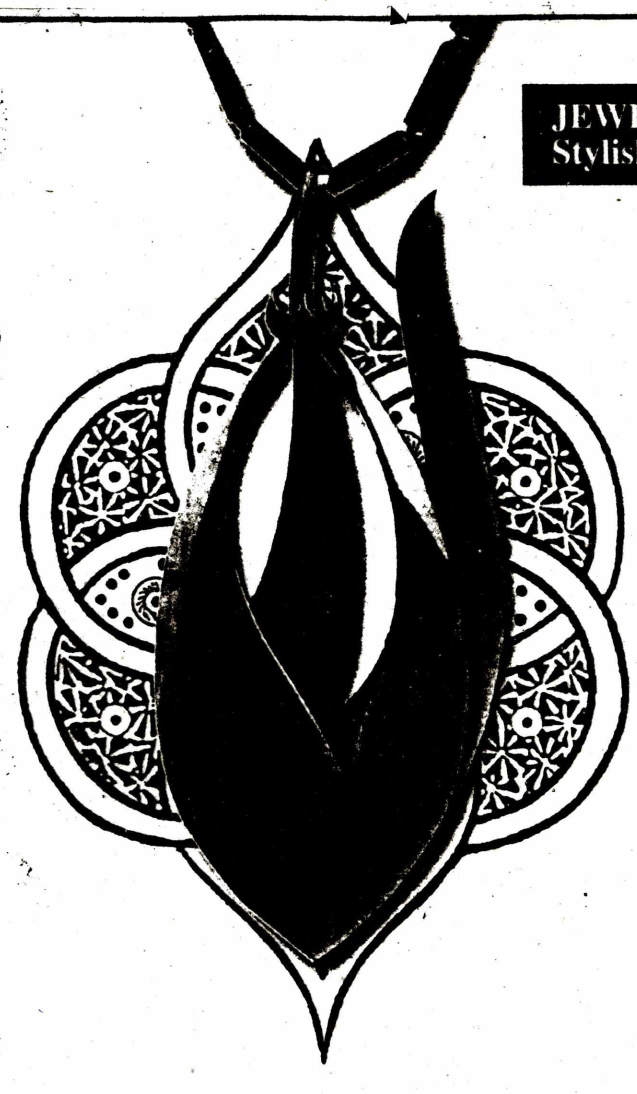

JEWELLERY THAT STANDS OUT.
Stylish, Innovative. Unique.

Ar-Raheem Jewellers – the shortest distance between you and the finest hand-crafted jewellery in Pakistan.

For you, we have a broad selection of breath-taking designs in pure gold, studded and diamond jewellery. So, whether it's casual jewellery or wedding jewellery you are looking for, we have an exclusive design just for you.

In our latest collection, we have introduced an amazing 22 carat gold pendant. Inspired by Islamic calligraphy, this stunning design has been selected from the World Gold Council's 1999 Zargalli* gold jewellery design contest.

*Zargalli gold jewellery design contest is a promotional property of World Gold Council in Pakistan.

Ar-Raheem

Ar-Raheem Jewellers
Khurshid Market, Hyderi, Karachi-74700.
Tel: 6649443, 6647280.

New Ar-Raheem Jewellers
1st Floor, Bhayani Chambers, Khurshid Market, Hyderi, Karachi-74700. Tel: 6640231, 6643442. Fax: 6643299

Ar-Raheem Seven Star Jewellers
Mehran Shopping Centre, Kehkashan, Block 8, Clifton. Karachi. Tel: 5874164, 5874167. Fax: 5874174